بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۷۔ صفر ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء

چہ گویم با تو گر آئی چہ با در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۶

نمبر ۱۵

قیمت از مستطیعین صہ ۔ ہوتکل خریداروں سے ہعہ ۔ برائے افریقہ للعہ

گورنمنٹ ۲۰ عہ ۔ قیمت از غربا و طلبا و دیگر مذاہب ۱۳ء ۔ قیمت فی پرچہ ۲ر

Digitized by Khilafat Library

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بی او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات و ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اشتہارات کی

والیان ریاست و گورنمنٹ	۲۰ عہ
معاونین درجہ اوّل جن کو ع پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ہر پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اس کو پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین احمدی

نمبر ۱۵ — ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء — جلد ۶

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(تازہ تصنیف جناب اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی جو کہ مصنف ممدوح نے حضرت کی خدمت میں پڑھ کر سنائی اور حضرت نے اُسے پسند فرما کر اور عاجز کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسے لے لو اور اخبار میں چھاپ دو۔ ایڈیٹر)

ثنائے مہدیٔ مسعود مشکل کام ہے اکبر
لیاقت چاہیئے اس کے لئے بہتر سے بھی بہتر

مناسب رتبۂ ممدوح کے مداح یکتا ہو
میسر قابلیت کے بہت کچھ اس کو ہوں جوہر

مگر کیا کیجئے جوشِ دلی مجبور کرتا ہے
زبان پر خود بخود اشعار جاری ہوتے ہیں اکثر

یہ رتبہ ہے کہاں میرا کہ پیشِ مہدیٔ دوران
سناؤں اپنی طبعِ نارسا سے نظم میں لکھ کر

مرے اشعار ناقابل نہ کوئی مرتبہ حاصل
مگر ہے دلدہی منظور میری بھی اُسے اکبر

یہ ہے خُلقِ عظیم اُس ہادی و مہدیٔ برحق کا
کہ دیکھو نظم اپنی میں سناتا ہوں اُسے پڑھ کر

مرے ہادی مرے مہدی مرے والی مری مولا
دعا کی سب سے پہلے التجا کرتا ہے یہ احقر

خدا شاہد ہے سچ کہتا ہوں میری آرزو یہ ہے
کہ سر میرا فدا ہو آپ کے نقشِ کفِ پا پر

اگر ہے علم اک گلشن تو حضرت باغباں اُس کے
نبوّت ہی اگر دریا تو آپ اُس میں ہیں اک گوہر

اگر اسلام کشتی ہے تو آپ اس کے ہیں کشتی بان
رسالت ہے اگر گردون تو آپ اس کے مہ انور

نہیں حاجت بیان کی کچھ ثنائے ذاتِ اقدس میں
یہ اکبر کیا کہے مداح خود ہے خالقِ اکبر

ضلالت اور گمراہی مٹی ہے آپ کے دم سے
جہان سے کفر کی ظلمت گھٹی ہے آپ کے دم سے

ثنائے حضرتِ اقدس بطرزِ نغز گفتاری
بیان کس طرح ہو مجھ سے کہ ہے میری زباں عاری

خدا خود ہو معلم جس کا اُس کے علم کا رتبہ
سمجھنے میں بشر کی عقل کو ہے سخت دشواری

ہیں کیسے خندہ پیشانی حضور اپنے غلاموں میں
خدا کے آگے خلوت میں ہی کیا کیا گریہ و زاری

خدا کیواسطے اُلفت خدا کیواسطے نفرت
نہ اپنے نفس کی خاطر کسی کی دل آزاری

نظر آیا نہ مجھ کو آپ کا ثانی کہیں کوئی
نظر دوڑا کے دیکھیں میں نے تیرہ صدیاں ساری

ہوئے ہیں امتحان کیا کیا لگی ہیں تہمتیں کیا کیا
بتائے تو کوئی حضرت نے ہمت بھی کبھی ہاری

یہ استقلال یہ ہمت عطا نبیوں کو ہوتی ہے
ہے ان کے سامنے یکساں ہر آسانی و دشواری

خدا نے رعب وہ بخشا ہے دشمن سامنے آ کر
سب اپنی بھول جاتا ہے زباں دانی و طراری

مخالف جتنے ہیں حالت ہے سب کی قابلِ عبرت
بہت سے اُٹھ گئے ہیں اور بہت سوں کی ہے اب باری

بتائے تو کوئی مجھ کو بچا ہے کونسا دشمن
مقابل جو ہوا حاصل ہوئی اُس کو نگونساری

قصوری کا قصور آخر اُسے یاد کر بیٹھا
ہوئی مٹی میں رل کر اُس کی شیخی کرکری ساری

بتائیں اہلِ امریکہ کہاں ہے آج کل ڈوئی
مقابل ہو کے جس نے دولت و عزت بھی تھی کھوئی

ہوا تھا حال اُس کا یہ ضعیف و ناتوان ہو کر
کہ باتیں بھی اُلجھتی تھیں گلے میں ہچکیاں ہو کر

مرا وہ نامراد آخر گیا دنیا سے دل خستہ
اٹھا بزمِ جہاں سے گویا مشعل کا دھواں ہو کر

دیا کرتے ہیں جو الزام سازش کا بتائیں وہ
یہ سازش پہونچی ہے کس راہ سے آخر کہاں ہو کر

ہمیں حاصل ہوا وہ نور حضرت کی غلامی پر
اُڑے ظلمت کے پردے سب دلوں سے دھجیاں ہو کر

بڑھا تھا فسق دنیا میں ضلالت حد کو پہونچی تھی
گلستانِ جہاں میں کفر چھایا تھا خزاں ہو کر

مگر اسلامیوں کیواسطے شادی کا موقع ہے
کہ پھر اسلام چمکا ہے بہارِ بوستان ہو کر

وہ سارے کابلی مل کر دکھا سکتے نہیں جرأت
ہوئی اک احمدی کی جو کہ ظاہر امتحان ہو کر

شہیدِ عبد اللطیف باخدا کو اس طرح کرنا
نہ ہرگز اُس کو لازم تھا حبیب اللہ خان ہو کر

شمار اب جبکہ پہونچیگا ہزاروں کا پچاسی تک
تو ملاؤں کی آنکھیں کھلینگی پھر خونچکان ہو کر

مخالف جتنے ہیں مہدی کے سچ پوچھو تو ان کے بھی
دلوں میں بیٹھی ہے عظمت حساب و دستان ہو کر

رُسل بابا کی حالت سے ہی بچوں تک کو آگاہی
وہ پیر گولڑہ کس طرح بھاگا ناتوان ہو کر

نتیجہ حق میں عبد الحق کے اچھا کون سا نکلا
ثناء اللہ نہ پھل پائیگا ہرگز بدزبان ہو کر

اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آ کر مقابل ہو
نتیجہ بد زبانی کا اُسے تا خوب حاصل ہو

اگر وہ مردِ میدان ہے تو پھر کیوں آتنا لرزان ہے
نکلکر سامنے آئے وہی میدان و چوگان ہے

جری اللہ رسول حق امام وقت ہے بے شک
اُدھر سے دہشت ہے اور ڈر کی وجہ سے وہ گریزان ہے

امامِ وقت کے منکر سبھی دنیا سے ہیں غافل
کوئی دنیا کا کتّا ہے کوئی دولت پہ قربان ہے

عدو جتنے ہمارے ہیں وہ سب بازسارے ہیں
نہ کوئی طالبِ حق ہے نہ کوئی نیک انسان ہے

امامِ وقت کے جو دشمن جانی ہیں ان میں سے
کوئی شیطان سیرت ہے کوئی غولِ بیابان ہے

عدو کو جانتا ہوں میں کہ پیچ و تاب کھائیگا
مرا ہر شعر اُس کے زخمِ دل کو اک نمکدان ہے

کسی جاہل کا لیکن خوف مجھ کو کچھ نہیں ہرگز
غلام اُس شخص کا ہوں میں کہ جو مہدیٔ دوران ہے

مجھے آقا پر اپنے فخر ہے میں کس سے دبتا ہوں
بلا سے ہو اگر کوئی جہاں میں خانِ خانان ہے

کسی کا جی اگر چاہے مقابل میرے ہو دیکھے
زمانہ دیکھ لیگا کون آخر مردِ میدان ہے

مجھی پر کیا ہے لاکھوں ایسے ہیں خدامِ مہدی کے
انہیں میں لاکھ انسانوں سے بھی بڑھکر اک انسان ہے

مرا کیا حوصلہ ہے ہو ثنا اس شخص کی مجھ سے
نبی اللہ کا جس کے لئے خود ہی یہ فرمان ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمّت نورِ دین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقین بودے

مدیرِ میگزین کی شان سے واقف ہے اک عالم
ہے شہرہ قادیان سے لے کے جس کا تا برمنگھم

مجھی پر کچھ نہیں موقوف ان کی قابلیت ہے
ہر اک آگاہ جن کا ہیں اتقا و ہر اک سیڈم

اسی کا میگزین ہے جس نے یورپ کو ہلا ڈالا
نئی دنیا میں بھی عزت ہے جس کا ہو تا ہر دلکیم

ہے اک فاضل بیان کہتے ہیں جس کو حضرتِ احسن
کتابیں اس نے لکھیں کیسی کیسی قیمتی بہم

جو ابن تیمیہ ہوتا تو وہ علم کلام آخر
اُسی سے سیکھتا آ کر کہ یہ مہدی کا ہے ہمدم

ہمارے مفتی صاحب سے زمانہ خوب واقف ہے
منوّر ہو رہا ہے بدر سے اس کا اب اک عالم

وہ صادق قول کا ہے اور بڑا ہمت کا پورا ہے
طلب میں علم کی ابتک لگا رہتا ہے وہ ہر دم

متحر اس کو حاصل ہے ہر اک فن مین وہ کامل ہے
مدیر الحکم یعقوب علی وہ مرد میدان ہے
ہے اک جنرل ہمارا جس کو سرور شاہ کہتے ہیں
ثناء اللہ کو مُد مین ہزیمت اس نے ہی دی تھی
وہ فضل الدین جو علم و فضل مین مشہور ہے اپنی
کیا ہے ذکر جن کا میں نے سب مہدی کے خادم ہین

زبان مین آٹھ تو جاتا ہے اب وہ کم سے کم
کہ جس سے کانپتا دشمن کی چالاکی کا ہے ستم
بپا ہے دشمنون مین اُسکے دم سے آجکل ماتم
شرارت اور جہالت نے پہنچی تھی اُسی اُسدم
نظیر اس کا کوئی دنیا مین پائیگا بہت ہی کم
غلامی مین مسیحا کی کمر بستہ ہین یہ ہر دم

انہیں پر کچھ نہین موقوف ایسے ہیں یہان اکثر
ہر اک اعلیٰ سے اعلیٰ ہے ہر اک بہتر سے ہی بہتر

کرون حالت بیان کیا دشمنون کے بخت واژونکی
خدا نے اے مسیحا تجھ کو وہ اقبال بخشا ہے
نشان قبر عیسےٰ مل گیا اب ایک عالم کو
بنا کر ابن مریم کو خدا فارغ ہیں عیسائی
خدا کا ہیکو قربانی کا اک مینڈھا بنا وہ تو
خدا بے شبہ ان سے حشر کے دن خوب سمجھیگا
مسیحا تو یہ بیٹھا ہے وہ آئیں اس کی خدمت مین
جدائی ایکدم کی بھی گوارا ہو نہین سکتی
ہر اک مژگان مری گویا رگ ابر بہاری ہے
وفور عشق سے مجنون ہون کہہ لینے دو اب مجھکو

دہن پکڑ آگیا فوراً کسی نے گر ذرا چون کی
حقیقت اس کے آگے کیا ہے اقبال فریدون کی
حقیقت کھل گئی عیسائیت کے ساری افسون کی
انہون نے بادشاہت اسکو دی رکھی ہے گردونکی
گناہون کے عوض ان کو ضرورت اُس کے ہے خون کی
ہوئی بے حرمتی ناحق یہ اس مرحوم و مدفون کی
کیا ہے جس نے زندہ روح ہے اسلام مین پھونکی
سناؤن کیا کہ کیا حالت ہے میرے قلب مخزونکی
ہے طغیانی بہت کچھ آجکل اشکون کے جیحون کی
کہ حد شرع سے ہوتی ہے یا ہر بات مجنون کی

اگر ہے عاشقی اک جرم تو مجرم ہوں مین بیشک
اگر ہے عشق اک الزام تو ملزم ہون مین بیشک

جنون کا جوش ہے دل پر عجب اک حال طاری ہے
تصور میں مرے تصویر رہتی ہے تری ہر دم
ضرورت ہو اگر تجھ کو تو حاضر ہے یہ سر میرا
زبان سے کر نہین سکتا بیان مین درد دل اپنا
پگھل جاتا ہے دل میرا تری باتون کو سن سنکر
توجہ ڈالدے مجھ پر گناہون کی مٹے ظلمت
عدو کیا تجھ کو پہچانے ترا رتبہ وہ کیا جانے
ترے قصر معلی کی صفت ہو کیا بیان مجھ سے
ہے برج حوت تیری شان کر دریا کی اک مچھلی
سخاوت کا بیان تیری بھلا کیا کر سکے کوئی
اکیلا تو ادہر تھا ادہر مقابل ساری دنیا تھی

مرے پیارے ترے عاشق کو بس اک بیقراری ہے
مسیحائے زمان صورت تری کیسی پیاری ہے
نہ ہو گر کام کا تیرے تو پھر گردن پہ بھاری ہے
نہین چلتا ہے کچھ قابو بہت بے اختیاری ہے
تری ہر اک ادا پیارے مجھے دل سے پیاری ہے
مین ہون بیمار عصیان کا مجھے یہ رات بھاری ہے
خدائے پاک سے تیری مسیحا رازداری ہے
کہ گردون رات دن شام و سحر اس کا پجاری ہے
ترے اخلاق کا گلشن تو اک جنت کی کیاری ہے
کوئی حاتم اگر ہے تو ترے در کا بھکاری ہے
تری ہمت کے آگے سب نے ہمت اپنی ہاری ہے

عدو تجھ کو برا اب کیا کہین گے سامنے میرے
عجب کچھ زور بخشا ہے مجھے اقبال نے تیرے

اڑائی ہے کسی دشمن نے بھی طرز فغان میری
اسے تو مات اکثر معرکون مین دیکھا ہون میں
اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آکر مقابل ہو
سناتا ہے وہ کیا جہال کو اشعار لکھ لکھکر

مگر کچھ اور ہی انداز رکھتی ہے زبان میری
بھلا اب کیا کریگا ہمسری وہ بدزبان میری
وہ دیکھے پھر کہ کیا کرتی ہے یہ تیغ زبان میری
اثر کس گھر سے لائیگا کہان سے یہ زبان میری

کوئی گر بلبل خوش داستان ہے زعم مین اپنے
نہین معلوم یہ اسکو بوقت جاہلیت بھی
مجھے وہ جانتے ہین کون ہون کیسا ہون کتنا ہون
خدا شاہد ہے اس عزت کو اب ذلت سمجھتا ہوں
مجھے ہے فخر اب اس پر کہ مین احمد کا شیدا ہوں
بہت کچھ مجھکو دعوے ہین کہ ہو نہین آپکا خادم
یہی ہے آرزو دل مین کہ ہو تیری رضا حاصل

تو اُس کو چاہیئے آکر سُنے وہ داستان میری
زبان مشہور تھی اغیار مین معجز بیان میری
او نہین معلوم ہے تھی او نہین کیسی عز و شان میری
کہ ہے جائے سکونت جب سے یہ دار الامان میری
ہے شاہون سے بھی بالا شان اکبر شاہجہان میری
ذرا عزت بچا لینا مسیحائے زمان میری
تری خدمت مین کام آئے یہ جان ناتوان میری

دعا کا تیری ہون بھوکا پیاسا یا نبی اللہ
زبان سے اپنی دے مجھ کو دلاسا یا نبی اللہ

جنون عشق سے صورت بنی اندوہگین میری
عجب حالت ہے میرے قلب کی اے باعث تسکین
بھگوتا ہون مین اکثر آنسوؤں سے اپنے دامن کو
گذر جاتی ہے روتے روتے ساری ساری شب مجھکو
جمال روئے روشن کا ہون عاشق مثل پروانہ
عجب کچھ سوز ہے دل میں بلا کی اضطرابی ہے
حضور اب حکم فرمائین کہ پوری درد دل سے وہ
دعا کیجئے مرے حق میں کہ پوری ہر تمنا ہو
تعجب ہی بھلا کیا ہے توجہ سے جو حضرت کی
گناہون مین پھنسا ہوں المدد اے مہدی دوران

طبیعت اب تو لگتی ہی نہین ہرگز کہین میری
وفور عشق سے بیتاب ہے جان حزین میری
رہا کرتی ہے تر اشکون سے اکثر آستین میری
سحر تک آنکھ اکدم کیلئے لگتی نہین میری
جدائی مین طبیعت اب نہین لگتی کہین میری
زبان سے حالت دل کچھ کہی جاتی نہین میری
دوا بیتابیٔ دل کی کرین کچھ نور دین میری
اثر دیدے دعاؤن مین وہ رب العالمین میری
رسا ہونے لگے فریاد تا عرش برین میری
کہ اکثر گھات مین رہتا ہے شیطان لعین میری

دعاؤن کی ضرورت ہے دعا دیجے مجھے حضرت
نتائج سے گناہون کے بچا لیجے مجھے حضرت

(باقی پھر - انشاء اللہ تعالیٰ)

المفتی

Digitized by Khilafat Library

مسئلہ ۶۱ غیر کفو مین نکاح - ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہان دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو مین رشتہ موجود ہے اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے

فرمایا - کہ اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو مین کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے لیکن یہ امر ایسا نہین کہ بطور فرض کے ہو - ہر ایک شخص ایسے معاملات مین اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے اگر کفو مین وہ کسی کو اس لائق نہین دیکھتا - تو دوسری جگہ دینے مین حرج نہین اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہر حال اپنی کفو مین اپنی لڑکی دیوے - جائز نہین ہے -

مسئلہ ۶۲ - جوتا پہن کر نماز - ذکر تھا کہ امیر کابل اجمیر کی خانقاہ مین بوٹ پہنے ہوئے چلا گیا تھا اور ہر جگہ بوٹ پہنے ہوئے نماز پڑھی - اور اس بات کو خانقاہ کے کارندون نے برا منایا حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ مین امیر حق پر تھا جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ و ۳ ۔ شعر و سخن

صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی

صفحہ ۵ ۔ نشانون کی بارش

صفحہ ۶ ۔ ڈائری ۔ ترانہ اکمل

صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ درس قرآن شریف

صفحہ ۹ ۔ قرآن کریم کی تفسیر

صفحہ ۱۰ ۔ ڈائری

صفحہ ۱۱ ۔

بدر مسیح

مورخہ ۲۷ ۔ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ لولا الاکرام لھلک المقام ۔ یا یہ کہا

لولا الخیر الانام لھلک المقام

۳ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم

واعطیک ما یدوم ۔

ترجمہ ۔ مین اپنے رسول کے ساتھہ کھڑا ہوؤن گا اور جو اسے ملامت کرتا ہے

اسے ملامت کرون گا اور تجھے وہ چیز دون گا جو ہمیشہ رہے ۔

۴ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء (۱) الف آف پین (۲) یا اللہ رحم کر

۳ ۔ انی مع اللہ فی کل حال

ترجمہ ۔ مین ہر حال مین اللہ کے ساتھ ہون ۔

۴ ۔ اختر طنا سیفہ ۔ ترجمہ ۔ ہمنے اس کی تلوار کو کھینچا ہے ۔

۵ ۔ خدا کے سات نکوکار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہین ۔

۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ حٰم ۔ تلک آیات الکتاب المبین

۲ ۔ "راز کھل گیا"

تفہیم ۔ وہ جو حٰم ہے اس مین خدا کے نوشتہ کے کئی نشان ہین جو ظاہر ہونی

والی ہین ۔ حٰم مقطعات مین کسی کا نام ہے ۔ یہی تفہیم ہے ۔

۳ ۔ (الذین اعتدوا منکم فی السبت) یہ قوم مخالف کیطرف

اشارہ ہے ۔ ساتھہ کا فقرہ بھول گیا ہے ۔ واللہ اعلم

ترجمہ ۔ وہ لوگ جنھون نے سبت کے معاملہ مین زیادتی کی ۔

۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ مت ایھا الخوان ۔

ترجمہ ۔ مر ۔ اے بڑے خیانت کرنیوالے ۔

۲ ۔ تمت کلمۃ اللہ ۔ ترجمہ ۔ پوری ہوئی اللہ کی بات

۳ ۔ ان اللہ مع الذین اتقوا ۔

ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ ان کیساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کریں ۔

۴ ۔ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً ۔

ترجمہ ۔ وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہین کھڑے اور بیٹھے

۵ ۔ رحم اللہ ۔ ترجمہ ۔ اللہ نے رحم کیا ۔

۶ ۔ فضلناک علیٰ ما سواک ۔

ترجمہ ۔ تیرے سوا جتنے ہین ان سب پر ہمنے تجھے بزرگی دی ۔

۷ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ واللہ انی غالب و سیظھر شوکتی ۔ وکلٌ

ھالک الا من قعد فی سفینتی ۔ (۱)

ترجمہ ۔ بخدا مین غالب ہون اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائیگی اور ہر ایک مریگا

مگر وہی جو میری کشتی مین بیٹھ گیا ۔

۲ ۔ الہام کے الفاظ یاد نہین رہے اور معنے یہ ہین کہ فلان کو پکڑو اور فلان کو چھوڑ دے

یہ فرشتون کو حکم الٰہی ہے ۔

۹ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ بلاء دمشق ۔ سلک سری ترجمہ

تیرا بھید میرا بھید ۔ ۱۰ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء "ایک اور قیامت برپا ہوئی"

(۱) یہ الہام گذشتہ اخبار مین بھی چھپ چکا ہے ۔

نشانات کی بارش

Digitized by Khilafat Library

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

" دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کردیگا" حضرت مسیح کی تازہ تصنیف حقیقۃ الوحی مین گذشتہ نشانات کے انتخاب کے ساتھ آپنے ارادہ فرمایا تہا کہ چند تازہ نشانات کا اندراج بہی کردیا جاوے اس دن سے تازہ نشانات کی بارش اس زور سے ہورہی ہے۔ کہ ہنوز ایک نشان اپنے تمام لوازمات کے ساتھ کتاب مین پورے طور پر درج نہین ہوچکتا کہ ایک اور نشان ظاہر ہوجاتا ہے اور اس طرح کتاب کی اشاعت کی تاریخ دن بدن آگے بڑہتی چلی جاتی ہے۔

آسمانی گولہ چراغدین جمونی کا اپنے مباہلہ کے مطابق طاعون سے ہلاک ہونا۔ سیلاب والی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ بہار مین ثلج کا زور۔ زلزلے آنا۔ پھر ڈوئی کی ہلاکت وغیرہ دیگر نشانات ناظرین اخبار مین دیکھ چکے ہین انہون نے وقتاً فوقتاً کتاب کی اشاعت کو ملتوی کیا۔ پھر کتاب بالکل طیار تھی۔ کہ ۷۔ مارچ والے الہام ۲۵ روزہ کے مطابق آسمان سے آگ گرنے کا نشان ظاہر ہوا۔ جس کے متعلق ہر طرف سے خطوط آرہے ہین۔ کہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء کو قریب ۸ بجے شام ایک ہیبت ناک آسمانی گولہ گرا۔ جس سے بعض لوگ بے ہوش ہوکر گر گئے اور ان کے موُنہہ مین پانی ڈالا گیا تاکہ ان کو ہوش آوے اور چونکہ یہ پیش گوئی قبل از وقت اخبارون مین کثرت سے شائع ہو چکی تہی۔ اس واسطے اس کے پورا ہونے پر بعض مخالف بھی پکار اٹھے۔ کہ دیکھو مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اس آسمانی گولے کے متعلق انگریزی اخبارون نے بھی تعجب ظاہر کیا ہے اور دیسی اخبارون مین بھی اس کی خبر کثرت سے شائع ہوئی ہے۔ معزز ہمعصر روزانہ اخبار عام لکھتا ہے " قدرت کے عجائبات پر عقل انسان دنگ ہے۔ انسان کی حقیقت ہی کیا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دنون آسمان سے عجیب آثار دکھائی دیتے ہین۔ مرزا قادیانی پیش گوئی کرتے ہین کہ کوئی بڑا نشان خدائی جلال کا وقوع مین آنا چاہتا ہے۔ انگریزی اخبار مین بھی لکھا ہے

کہ کئی مقامات پر تارے ٹوٹنے کی سی روشنی دکھائی دی کئی لوگ اس کو شہاب ثاقب بتلاتے ہین مختلف اخبارات مین طرح طرح کی خبرین ہین۔ اور یہی نہین بلکہ انگریزی اخبارات مین بھی اس کی کیفیت دی گئی ہے۔۔۔۔ ۔۔۔ جمون سے خبر دیتا ہے ۔۔۔۔۔ آسمان سے ایک آگ کا گولہ گرا ۔۔۔۔۔ بڑی بھاری آواز آئی۔ جیسے کوئی بڑی توپ چلتی ہے اور اس آواز سے شہر ہل گیا لوگ گھبرا اُٹھے کہ یہ کیا معاملہ ہے ۔۔۔۔۔ گوجرانوالہ مین ایک تو وہ آگ کا گرتا ہوا دیکھا گیا ۔۔۔۔۔ "

بابو الٰہی بخش ابہی اتنی گولے کے متعلق خبرین اور خطوط آہی رہے تہے کہ لاہور سے خبر آئی ہے کہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ جو حضرت کی مخالفت مین ملہم ہونے کا دعوے رکھتا تہا اور کہتا تہا کہ مین موسی ہون اور سلسلہ احمدیہ کی تردید مین ایک کتاب بنام عصائے موسے لکھی تہی اور اس مین اس سلسلہ کی تباہی اور آپ کی ترقی اور عروج کی پیشگوئی کی تہی۔ گذشتہ اتوار کو طاعون سے ہلاک ہوگیا اور اس طرح وہ تازہ پیشگوئی جو ۲۲ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر مین چھپی تھی۔ کہ ایک موسیٰ ہے مین اس کو ظاہر کرونگا اور لوگون کے سامنے اس کو عزت دونگا اور جس نے میرا گناہ ہے۔ مین اس کو گھسیٹونگا اور اس کو دوزخ دکھلاؤنگا یہ پیشگوئی روز اشاعت کے سترہوین دن پوری ہوئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا نام خدا تعالےٰ نے اپنے الہام مین موسے رکھا ہے جیسا کہ بہت سی پہلی کتابون مین چھپ چکا ہے اس کے بعد الٰہی بخش نے بہی موسے ہونے کا دعوی کیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ موسے تو ایک ہی ہے دو نہین ہین اور اب مین ظاہر کردونگا کہ وہ کونسا ہے چنانچہ کاذب کی نامرادی اور ہلاکت سے صادق کی صداقت ظاہر ہوگئی۔ فالحمد للہ۔

شبھ چنتک مرگیا قادیان سے آریون کا ایک اخبار شبھ چنتک نام نکلتا تہا۔ جو گندہ دہانی مین تمام آدیون سے بڑہکر تہا اس کی فحش بدزبانی کے سبب ہمنے کبھی پسند نہ کیا تہا کہ اس کا ذکر بھی کرین مگر خدا بھلا ایسون کو کب تک چھوڑتا ہے آخر ان کی بدزبانی نے کتاب قادیان کے آریہ اور ہم لکھوائی جس مین حضرت مسیح موعود نے خدا سے چاہا کہ اسلام اور ان بدزبانون کے درمیان فیصلہ ہو۔ اس کے بعد اول تو اخبار قادیان سے بند ہوکر بٹالہ مین چلا گیا اس کے بعد اس کا منیجر اور (غالباً مالک) اچھر چند بمعہ اپنے ایک ہی بہائی کے طاعون سے ہلاک ہوگیا۔ اور اس کا ایڈیٹر پنڈت سوم راج جو نہایت ہی گندہ مخالف سلسلہ حقہ کا تہا اور قادیان مین آریہ سماج کا بانی مبانی بلکہ یہان کے سب آریون کا لیڈر تہا وہ بہی سخت طاعون مین مُبتلا رہ کر ۹۔ اپریل کو مر گیا ہے اور اس کا لڑکا چند روز پہلے اس کی آنکھون کے سامنے طاعون سے ہلاک ہوچکا تہا۔ اُن ہر دو کے متعلق پہلے سے الہام تہا کہ لا تنفکا من ھذہ المرحلۃ وہ دونون اس مرحلہ سے چھوٹ نہین سکتے۔ اس الہام الٰہی سے مراد یہی دونون آریہ تھے۔ جو قادیان مین رہکر نہائیت ناپاکی کے ساتھ سلسلہ حقہ کے برخلاف بولتے اور لکھتے رہتے تہے اور اچھر چند دعوے کیا کرتا تہا کہ جیسا مرزا صاحب نے کہا ہے۔ کہ طاعون کا اثر مجھ پر نہ ہوگا۔ ایسا ہی مین بہی کہتا ہون کہ مین طاعون سے نہ مرونگا۔ سوم راج نے یہ ٹھیکہ لیا ہوا تہا کہ جو کوئی قادیان مین آوے اور اُسے مل جائے۔ اسے بہکانے کے واسطے پوری کوشش کرے۔ اخبار بہی اسی نے نکلوایا تہا۔ خدا کی عجیب قدرت ہے۔ کہ ان آریون نے جس بات مین ہاتھ ڈالا۔ اُسی مین سخت ناکامی ہوئی۔ اور اب تو گویا ان کا قادیان سے خاتمہ ہی ہوگیا ہے۔ اس وقت حضرت کی تازہ تصنیف " قادیان کے آریہ اور ہم " کے مفصلہ ذیل شعر پڑہنے چاہئین۔

نبیون کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا
کتون سا کہولنا منہہ ہم نے یہی ہے دیکھا
اچھا نہین ستانا پاکون کا دل دکہانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے

ضرورت ہے

مطبع میگزین قادیان کے لئے ایک خوشخط کاپی نویس کیفہ ندت ہو اردو۔ عربی خط لکھ سکتا ہو۔ اگر سنگسازی بھی جانتا ہو تو بہتر ہے۔ درخواست کے ساتھ خط کا نمونہ آنا چاہئیے تمام درخواستین بنام نائب ناظم میگزین قادیان ضلع گورداسپور بھیجی جاوین

ڈائری

۲۳ فروری ۱۹۰۷ء - بوقت عصر - فرمایا دنیا داروں مین کچہہ کچہہ پرخاش رہتی ہے اس کی وجہ یہی گند ہے جو ان کے دلون مین پنہاں ہوتا ہے خواہ کتنا چھپائیں مگر آخر کسی نہ کسی وقت وہ مادہ پہوٹ نکلتا ہی۔

قصاب خواہ سگے بہائی ہوں تو بھی ایک دوسرے سے سلوک نہیں رکہہ سکتے۔ ایک کی دکان سے گوشت لین۔ تو دوسرا کہے گا لو یہ بہیڑ کا ہے یہ کہیگا اس کا بکرے کا ہے۔ بکر مریض۔

انبیاء کی بھی دنیا کے فرزندوں کے ساتھہ دشمنی ہوتی ہے مگر وہ کوئی ذاتی عداوت نہین بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہی وہ اپنی طرف سے کسی کے ساتھہ نہین جھگڑتے۔

دیکھئے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳ برس تک جور و ستم سہنے پڑے۔ اور پہر مدافعت کا حکم دیا گیا۔ اذن للذین یقتلون بانھم ظلموا سے ظاہر ہے کہ پہلے جواب تک دینے کا بھی حکم نہین تہا۔

اسی لئے دو اصل فرمائے ایک تو واعرض عن الجاھلین جن لوگوں میں جہالت کا مادہ ہو جو تکبر سے بہرے ہوئے جہگڑالو ہون ان سے اعراض کرنا چاہیئے۔ ان کی باتون کا جواب ہی نہ دیا جاوے۔ دوم۔ ادفع بالتی ھی احسن یعنی بدی کے مقابلہ مین نیکی کرنا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوست بن جاتا ہے اور دوست بھی ایسا کہ کانہ ولی حمیم۔

۲۴ فروری ۱۹۰۷ء - عصر - جاپان کی نسبت کسی نے کچھہ استفسار کیا۔ فرمایا آجکل ان لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف ہے پس مذہب کی طرف کب توجہ کرتے ہین۔ ہان اسباب ایسے جمع ہو رہے ہین جس سے ہمین معلوم ہوتا ہے کہ وہ کم از کم اپنے مذہب سے بیزار ہین اور ان کا مذہب ہے ہی کیا۔ کچھہ بھی نہین۔ بہرحال یہ امید غالباً صحیح نہ نکلیگی کہ وہ عیسائی ہو جائین۔ کیونکہ ایسا مذہب تو ان کا اپنا بھی ہے۔ ترقی و تمدن کے تمام لوازمات انہین اگر کسی مذہب پر برانگیخت کر سکتے ہین تو وہ "اسلام" ہی کیونکہ یہی ایک مذہب ہے جس مین تمام خوبیاں ہیں اور کسی انسان کے بیٹے کو خدا نہین بنایا جاتا۔

۲۔ مومن کے مقابلہ مین کذاب کبھی کامیاب نہین ہو سکتا سچے مین سچ کی ایک ایسی طاقت ہوتی ہے کہ بڑے بڑے بہادر اس کے مقابلہ سے جھجکتے ہین۔ خدا تعالیٰ نے حق مین ایک قوت غلبہ رکھی ہی۔

یہ لوگ اتنا نہین سوچتے کیا خدا مکاروں مفتریوں کی ایسی نصرۃ و تائید کیا کرتا ہے۔ جو میری کی۔ خدا نے میرے مخالفوں کو ہر بات مین جھوٹا کیا مگر افسوس انہوں نے بہت کم فائدہ اٹھایا۔ حقیقت الوحی ایک ایسا مجموعہ نشانات طیار ہوگا۔ کہ دشمن کو مجال گریز نہ رہیگی آخر کس کس بات کو جھٹلائین گے۔ کچھہ تو ماننا پڑیگا۔ (الحکم)

"ترانۂ اکمل"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مسجد مبارک مین ۷ اپریل کو قاضی اکمل آف گولیکی نے حضرت مسیح موعود کے حضور سنائی۔ عاجز کو فرمایا۔ نظم نہائیت سنجیدہ اور عمدہ ہے ان سے لے کر بدر مین چھاپ دی جائے۔ ایڈیٹر

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا
جس جگہ اپنا عیسےٰ اتر رہے آسمان سے
اے سننے والو سن لو ہے وہ مکان ہمارا
مسجود قدسیان ہے یہ سرزمین واللہ
ہر لب پہ ذکر جاری ہے ہر زمان ہمارا
گلہائے معرفت پر ہم بلبلیں ہین گویا
اب ہو چکا نشیمن یہ گلستان ہمارا
یارب یہ آرزو ہے پوری ضرور کرنا
مسکن ہو یاں ہمارا۔ مدفن ہو یاں ہمارا
کیا خوف ہے خزان کا اس بوستان دین کو
جب احمدؑ مکرم ہے باغبان ہمارا
جو کام کر دکھایا مہدی تیرے قلم نے
وہ کام کر نہ سکتے سیون دشمنان ہمارا
کل اولیاء سے بہتر۔ بعض انبیاء سے افضل
یہ مصطفےٰ ہمارا یہ دلستان ہمارا
حد سے بڑہ ہین نہایت ایذا اٹہین دشمن کی
طاعون بھیجا حق نے پہرپاسبان ہمارا
تم اے زمینی لوگو! نقصان کیا کروگے
ہے روز اولین سے جب آسمان ہمارا
وہ دن بھی آرہا ہے جب ہوگا اک عالم
ان گالیوں کے بدلے بس خطبہ خوان ہمارا
برباد ہو رہے ہین پر مانتے نہین ہیں
کب سمجھیگا الٰہی ہندوستان ہمارا
منہہ کالا دشمنوں کا کیا خوب کر رہا ہے
ہر روز ہے کے ظاہر اک نیا نشان ہمارا
زخمی جگر ہے اپنا اغیار کی زبان سے
پر کون جانتا ہے دردِ نہان ہمارا
بیماریوں سے مین تو تنگ آگیا نہایت
چھوڑا نہین ذرا بھی تاب و توان ہمارا
نہ کے رکہا مرض نے ورنہ مین جلد آتا
لگتا بجز یہان کے ہی دل کہان ہمارا
کچھہ ہو سکے تو کر لو بیمار کا مداوا
ورنہ عدم کو جاتا ہے کاروان ہمارا
دکہہ درد کی حکائیت دل کہول کر سنائین
کوئی نہین جہان میں پر رازدان ہمارا
کیون گولیکی مین رہتا کیا بے وفا تہا کوئی
ہم قادیان کے (اکمل) اور قادیان ہمارا
(اکمل آف گولیکی)

زلزلہ سے بچو

بسم اللہ الرحمن الرحیم - میرے مکرم بھائی زاد لطفکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مین اپنی ایک خواب جو مین نے ۳۰ اور ۳۱ مارچ کی درمیانی شب کو دیکھی تھی، آپ کی خدمت مین لکھتا ہوں امید ہے کہ آپ ضرور اس کو درج اخبار فرما دین گے۔ ممکن ہے کسی کو اس سے ہدایت ہو۔ وہ خواب حسب ذیل ہے۔ مین نے مذکورہ بالا شب کو دیکھا کہ مین ایک پیپل کے درخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہون۔ اور چند اور لوگ بھی میرے ساتھہ تھے اور پاس ہی ایک توت کا درخت تہا۔ جس پر کچھہ لوگ چڑھے ہوئے تھے۔ ان درختوں کے نیچے ایک گہرا گڑہا تہا۔ اتنے مین ایک سخت زلزلہ شروع ہوا چونکہ پیپل کی ٹہنیاں کمزور تہین اس لئے وہ لوگ اس گڑھے مین گرنے لگے۔ مگر توت والا کوئی بھی نہ گرا۔ مین نے بہتیری کوشش بچنے کیلئے توت کے درخت پر جانے کی کی مگر کامیابی نہوئی آخر اسوقت معاً میرے دل مین خیال آیا کہ مین احمدی ہو کر اس طرح گر کر مرنے لگا ہون یہ خیال آتے ہی فوراً توت کے درخت کی ٹہنیان میری طرف بڑھین اور مین نے انکو پکڑ لیا اور اس طرح مین بچ گیا۔ اتنے مین میری آنکھہ کھل گئی۔ والسلام - خاکسار اللہ دین احمدی وریکلر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سیالکوٹ

بدر منوّر

مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ کوثر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء)

حضرت مولوی نورالدین صاحب کی مولفہ عربی تفسیر سورۂ کوثر بمعہ ترجمہ ساری لکھی جاچکی ہے جو تفسیر کے تمام لوازمات کو اپنے اندر لئے ہوئے اور مفصل ہے اس واسطے تشریح الفاظ و معانی اور مطالب پر زیادہ تحریر کی ضرورت نہین اور چند ایک باتین جو اس سورۂ شریف کے تحت مین مناسب حال معلوم ہوتی ہین لکھ کر اس کو ختم کیا جاتا ہے۔

مکالمۂ الٰہیہ کا سلسلہ بند نہین ہوا

عیسائی اور آریہ اور برہمو اور ہندو اور دیگر تمام مذاہب کے لوگ تو اس بات کے قائل ہین اور یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ الہام آلٰہی کا سلسلہ اب منقطع ہوچکا ہے اور دنیا مین کوئی ایسا شخص ہو ہی نہین سکتا جس پر اب خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوسکے اور خدا تعالےٰ اس سے کلام کرے۔ یہی ایک بڑی دلیل اُن ادیان کے باطل ہونے کی ہے کہ ان کے درمیان کوئی ایسا شخص ہو ہی نہین سکتا۔ جو اس درجہ پر پہونچ سکے کہ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف اس کو حاصل ہو۔ گویا وہ سب دین مردہ ہین جیسا کہ ان کی مذہبی زبانین مردہ ہوچکی ہین اور اب دنیا مین کہین سنسکرت اور عبرانی نہین بولی جاتی۔ ایسا ہی اُن کے نزدیک خدا نے بھی اب بولنا چھوڑ دیا ہے۔ غیر مذاہب کے لوگون کے عقائد مین تو یہ بات داخل ہی ہی مگر افسوس ہے کہ بہت سے نادان مسلمان بھی جو حقیقت اسلام سے ناواقف ہین یہی عقیدہ رکھتے ہین اور نہین سمجھتے کہ ایسے عقیدہ کے ساتھ وہ اسلام کی سخت دشمنی کرتے ہین یہ عقیدہ فاسدہ سورۂ کوثر کے مفہوم کے بالکل برخلاف ہے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزند ابراہیم جو حضرت ام المومنین ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھا فوت ہوا۔ تو عرب کے کفار نے خوشی منائی اور کہا کہ یہ شخص ابتر ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ شریف نازل فرمائی کہ اس نبی کو کوثر عطا کیا گیا ہے اور یہ کوثر کا لفظ حاوی ہر اُن تمام باتون پر جو دین و دنیا کے اُمور مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے تھے اور انہی مین اولاد رُوحانی ہے جو کہ آپ سے فیضیاب ہو کر ہر زمانہ مین اس اعلےٰ کمال تک پہنچتی رہی ہے اور آئندہ پہنچتی رہے گی کہ اللہ تعالیٰ کے مکالمات سے بہرہ ور ہو یہی بات ہے جو دین اسلام کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہے وہ دین ہی کیا ہے۔ جو پہلے ہی یہ کہہ کر انسان کی کمر توڑ دے کہ اس کے ذریعہ سے کوئی شخص خدا رسیدہ نہین ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ کو جو کوثر عطا فرمایا ہے اس مین یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ کی وفات کے بعد اس اُمت مین فساد اور فتنون کے وقت مین ایسے مصلح آتے رہتے ہیں جن کو انبیاء کے کئی کامون میں سے یہ ایک کام سپرد ہوتا ہے۔ کہ وہ دین حق کی طرف دعوت کرین اور ہر ایک بدعت جو دین سے مل گئی ہو اس کو دور کریں اور آسمانی روشنی پاکر دین کی صداقت پر ایک پہلو سے لوگون کو دکھاویں اور اپنے پاک نمونہ سے لوگون کو سچائی اور محبت اور پاکیزگی کی طرف کھینچین۔

اس زمانہ مین کوثر کا ثبوت

اس زمانہ مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عزت کو قائم کرنے کے واسطے اور اس کوثر کا بیّن ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرنے کیواسطے جو آپکو عطا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسیح موعود کو پیدا کر دیا جو متواتر نشانات اور کرامات اور خوارق دکھا کر تمام دنیا پر اسلام کی صداقت اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی سچائی کے واسطے ایسی حجت قائم کر رہا ہے۔ جس کی نظیر پہلوں میں دیکھنے میں نہیں آتی۔ اس کے ہاتھ پر جو معجزات دکھائے جا رہے ہیں وہ کسی خاص ملک تک محدود نہیں رہے بلکہ تمام دنیا پر وہ احاطہ کر رہے ہیں۔ کیا یورپ اور کیا امریکہ اور کیا ایشیاء اور کیا افریقہ کوئی اس کے دعوی اور اس کے دعوے کے دلائل کے سننے سے اور اس کے نشانات کے دیکھنے سے خالی نہیں رہا یہ سب اس واسطے ہے کہ حضرت سردار انبیاء خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کیا جائے اور آپ کے مخالفین ہلاکت کا مونہہ دیکھین۔ اس کوثر کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور ہر زمانہ مین ضرورت کے وقت ایسے آدمی ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو دنیا کے سامنے اسلام کی صداقت کے ثبوت میں معجزات دکھاتے رہین گے۔

صحبت صادقین کی ضرورت

بعض لوگ بہ سبب نادانی کے یہ کہا کرتے ہیں کہ جب کہ قرآن اور احادیث ہمارے پاس موجود ہیں تو وہ کافی ہیں اور اُن کے ہوتے کسی مصلح کی ضرورت نہیں سو ایسے لوگون کو سمجھنا چاہیئے کہ ایسا کہنا خود مخالفت تعلیم قرآن ہے کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

"کونوا مع الصادقین"

اور صادق وہ ہیں جنہوں نے صدق کو علی وجہ البصیرت شناخت کیا اور پھر اس پر دل و جان سے قائم ہوگئے اور یہ اعلےٰ درجہ بصیرت کا بجز اس کے ممکن نہین کہ سماوی تائید شامل حال ہو کر اعلیٰ مرتبہ حق الیقین تک پہونچا دیوے۔ پس ان معنوں کر کے صادق حقیقی انبیاء اور رُسل اور محدث اور اولیاء کاملین مکملین ہیں جن پر آسمانی روشنی پڑی اور جنہون نے خدا تعالیٰ کو اسی جہان میں یقین کی آنکھون سے دیکھ لیا اور آیۃ موصوفہ بالا بطور اشارت ظاہر کر رہی ہے کہ دنیا صادقوں کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی کیونکہ دوام حکم کونوا مع الصادقین دوام وجود صادقین کو مستلزم ہے۔

علاوہ اس کے مشاہدہ صاف بتلا رہا ہے کہ جو لوگ صادقوں کی صحبت سے لاپرواہ ہو کر عمر گذارتے ہیں اُن کے علوم و فنون جسمانی جذبات سے ان کو ہرگز صاف نہیں کر سکتے اور کم سے کم اتنا ہی مرتبہ اسلام کا کہ دلی یقین اس بات پر ہو کہ خدا ہے ان کو ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا اور جس طرح وہ اپنی اس دولت پر یقین رکھتے ہیں جو ان کے صندوقوں میں بند ہو یا اپنے اُن مکانات پر جو ان کے قبضہ مین ہون ہرگز ان کو ایسا یقین خدا تعالیٰ

پر نہیں ہوتا وہ سم الفار کھانے سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ ایک زہر ہلاک ہے لیکن گناہوں کی زہر سے نہیں ڈرتے حالانکہ ہر روز پڑھتے ہیں۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم لا یموت فیہا ولا یحییٰ۔ پس سچ تو یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ قرآن کو بھی نہیں پہچان سکتا ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ قرآن ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے مگر قرآن کی ہدایتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ اس کا قائم مقام ٹھہرایا گیا اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ قادر تھا۔ کہ قدرتی طور پر درختوں کے پتوں پر قرآن لکھا جاتا یا لکھا لکھایا آسمان سے نازل ہوتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ قرآن کو دنیا میں نہیں بھیجا جب تک معلم القرآن دنیا میں نہیں بھیجا گیا۔ قرآن کریم کو کھول کر دیکھو کتنے مقام میں اس مضمون کی آیتیں ہیں کہ یعلمہم الکتاب والحکمۃ۔ یعنے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اور قرآنی حکمت لوگوں کو سکھلاتا ہے اور پھر ایک جگہ اور فرماتا ہے ولا یمسہ الا المطہرون یعنے قرآن کے حقائق و دقائق اُن ہی پر کھلتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جسکو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہے اگر قرآن کے سیکھنے کے لئے معلم کی حاجت نہوتی تو ابتدائی زمانہ میں بھی نہوتی اور یہ کہنا کہ ابتدا میں تو حل مشکلات قرآن کے لئے معلم کی ضرورت تھی لیکن جب حل ہو گئیں تو اب کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پھر قابل حل ہو جاتے ہیں ماسوا اس کے اُمّت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی تو پیش آتی ہیں اور قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جاویں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال اُن مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بھیجے جاتے ہیں جو وارث رسل ہوتے ہیں اور ظلی طور پر رسولوں کے کمالات کو پاتے ہیں اور جس مجدد کی کارروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کارروائیوں سے شدید مشابہت رکھتی ہیں وہ عند اللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے اور نئے معلموں کی اس وجہ سے بھی ضرورت پڑتی ہے کہ بعض حصّے تعلیم قرآن شریف کے از قبیل حال ہیں نہ از قبیل قال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلے معلم اور اصل وارث اس تخت کے ہیں حالی طور پر اُن دقائق کو اپنے صحابہ کو سمجھایا ہے مثلاً خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ میں عالم الغیب ہوں اور میں مجیب الدعوات ہوں اور میں قادر ہوں اور میں دعاؤں کو قبول کرتا ہوں اور طالبوں کو حقیقی روشنی تک پہنچاتا ہوں اور میں اپنے صادق بندوں کو الہام دیتا ہوں اور جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اپنی روح ڈالتا ہوں یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جب تک معلم خود ان کا نمونہ بن کر نہ دکھلاوے تب تک یہ کسی طرح سمجھ ہی میں نہیں آسکتیں۔ پس ظاہر ہے کہ صرف علماء جو خود اندھے ہیں ان تعلیمات کو سمجھا نہیں سکتے بلکہ وہ تو اپنے شاگردوں کو ہر وقت اسلام کی عظمت سے بدظن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں اور ان کے ایسے بیانات سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا اسلام اب زندہ مذہب نہیں اور اس کی حقیقی تعلیم پانے کے لئے اب کوئی بھی راہ نہیں لیکن ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے لئے یہ ارادہ ہے کہ وہ ہمیشہ قرآن کریم کے چشمہ سے ان کو پانی پلاوے تو بیشک وہ اپنے اُن قوانین قدیمہ کی رعایت کرے گا جو قدیم سے کرتا آیا ہے اور اگر قرآن کی تعلیم صرف اسی حد تک محدود ہے جس حد تک ایک تجربہ کار اور لطیف الفکر فلاسفر کی تعلیم محدود ہو سکتی ہے اور آسمانی تعلیم جو محض حال کے نمونہ سے سمجھائی جاتی ہے اس میں نہیں۔ تو پھر نعوذ باللہ قرآن کا آنا لاحاصل ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی ایک دم کے واسطے بھی اس مسئلہ میں فکر کرے کہ انبیاء کی تعلیم اور حکیموں کی تعلیم میں بصورت فرض کرنے صحت ہر دو تعلیم کے مابہ الامتیاز کیا ہے تو بجز اس کے اور کوئی مابہ الامتیاز قرار نہیں دے سکتا کہ انبیاء کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل ہے جو بجز حالی تفہیم اور تعلیم کے اور کسی راہ سے سمجھ ہی نہیں آسکتا اور اس حصہ کو وہی لوگ دل نشین کرا سکتے ہیں جو صاحب حال ہوں مثلاً ایسے ایسے مسائل کہ اس طرح پر فرشتے جان نکالتے ہیں اور پھر یوں آسمان پر لے جاتے ہیں اور پھر قبر میں حساب اس طور سے ہوتا ہے اور بہشت ایسا ہے اور دوزخ ایسا اور پل صراط ایسا اور عرش اللہ کو چار فرشتے اٹھا رہے ہیں اور پھر قیامت کو آٹھ اٹھائینگے اور اس طرح پر خدا اپنے بندوں پر وحی نازل کرتا ہے یا مکاشفات کا دروازہ ان پر کھولتا ہے یہ تمام حالی تعلیم ہے اور مجرد قیل و قال سے سمجھ نہیں آسکتی اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کیلئے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس کی کتاب کا یہ حصّہ تعلیم ابتدائی زمانہ تک محدود نہ رہے تو بے شک اس نے یہ بھی انتظام کیا ہوگا کہ اس حصہ تعلیم کے معلم بھی ہمیشہ آتے رہیں کیونکہ حصہ حالی تعلیم کا بغیر توسط ان معلموں کے جو مرتبہ حال پر پہنچ گئے ہوں ہرگز سمجھ نہیں آسکتا اور دنیا ذرہ ذرہ پر بہت ٹھوکریں کھاتی ہے پس اگر اسلام میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے معلم نہیں آئے جن میں ظلی طور پر نور نبوت تھا تو گویا خدا تعالیٰ نے عمداً قرآن کو ضائع کیا کہ اس کی حقیقی اور واقعی طور پر سمجھنے والے بہت جلد دنیا سے اٹھا لئے مگر یہ بات اس کے وعدہ کے خلاف ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنے ہمنے ہی قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ اب میں نہیں سمجھ سکتا کہ اگر قرآن کے سمجھنے والے ہی باقی نہ رہے اور اس پر یقینی اور حالی طور پر ایمان لانے والے زاویہ عدم میں مختفی ہو گئے تو پھر قرآن کریم کی حفاظت کیا ہوئی۔ کیا حفاظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن بہت سے خوش خط نسخوں میں تحریر ہو کر قیامت تک صندوقوں میں بند رہیگا۔ جیسے بعض مدفون خزانے۔ گو کسی کے کام نہیں آتے مگر زمین کے نیچے محفوظ پڑے رہتے ہیں کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اس آیۃ سے خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہے اگر یہی منشاء ہے تو ایسی حفاظت کوئی کمال کی بات نہیں بلکہ یہ تو ہنسی کی بات ہے اور ایسی حفاظت کا مونہہ پر لانا دشمنوں سے ٹھٹھا کرانا ہے کیونکہ جب کہ علت غائی مفقود ہو تو ظاہری حفاظت سے کیا فائدہ ممکن ہے کہ کسی گڑھے میں کوئی نسخہ انجیل یا توریت کا بھی ایسا ہی محفوظ پڑا ہو اور دنیا میں تو ہزارہا اس قسم کی کتابیں پائی جاتی ہیں کہ جو یقینی طور پر بغیر کسی کمی بیشی کے کسی مؤلف کی تالیف سمجھی گئی ہیں تو اس میں کمال کیا ہوا اور امت کو خصوصیت کے ساتھ فائدہ کیا پہونچا گو اس سے انکار نہیں کہ قرآن کی حفاظت ظاہری بھی دنیا کی تمام کتابوں سے بڑھکر ہے اور خارق عادت بھی لیکن خدا تعالیٰ جس کی روحانی امور پر نظر ہے ہرگز اس کی ذات کی نسبت یہ گمان نہیں کر سکتے کہ اتنی حفاظت سے مراد صرف

قرآن کریم کی تفسیر

یعنی

رسالہ تعلیم الاسلام

اس رسالہ کو شروع ہوئے ۱۸ ماہ گذر چکے ہیں اور اس عرصہ میں تین سو سے زائد صفحات قرآن شریف کی تفسیر کے اس میں نکل چکے ہیں۔ اس تفسیر کے متعلق صرف اسی قدر لکھنا کافی ہے کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب جو کچھ درس قرآن میں فرماتے ہیں وہ سب نکتہ زائد اس تفسیر میں موجود ہوتا ہے۔ تفسیر کو ترتیب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب دیتے ہیں۔ میں نے جہاں تک اس تفسیر کو دیکھا ہے۔ نہایت بیش قیمت پایا ہے اور حضرت مولوی صاحب نے بھی اکثر اوقات اس کی بہت تعریف کی ہے۔ عام فہم ہے۔ اور الفاظ اور ان کے معانی کی پوری تشریح کی جاتی ہے۔ احمدی قوم کی یہ ایک بڑی بھاری ضرورت تھی۔ جو اس رنگ میں پوری ہوئی۔ اب میری غرض اس ذکر کرنے سے یہ ہے۔ کہ یہ رسالہ ایک ایسا قیمتی رسالہ تھا۔ جو ہر ایک فرد کے ہاتھ میں ہونا چاہئے تھا۔ اس غرض سے اس کی قیمت صرف ۸؍ سالانہ رکھی گئی تھی۔ مگر اس وجہ سے کہ جماعت کو اس رسالہ کے اغراض اور اس کے مضامین سے کما حقہ آگاہی نہ ہوئی۔ اس کی اشاعت بھی اب تک بہت محدود رہی اس کی توسیع اشاعت کا سوال جس پر دیر سے غور ہو رہا تھا۔ اب اس طرح پر حل کیا گیا ہے۔ کہ اس رسالہ کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ اور اس کی قیمت میں بھی تخفیف کر دی جاوے۔ اب تک اس رسالہ میں قریباً تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحے تفسیر کے علی العموم رہے ہیں مگر آئندہ صرف بیس ۲۰ صفحے ہوں گے۔ مگر چونکہ یہ بیس صفحے میگزین کی لکھائی کے مطابق ہوں گے اس لئے اس میں مضمون انشاء اللہ اسی قدر ہوگا جس قدر پہلے تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحوں میں ہوتا تھا اور اس کی لکھائی اور چھپائی پر ویسی ہی محنت صرف کیجاوے گی۔ جیسے اب تک میگزین پر کی جا رہی ہے۔ اور یہ حصہ بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ہوگا۔ جس کی قیمت صرف ۱۲؍ سالانہ ہوگی۔ اور موجودہ خریداران ریویو کو اختیار ہوگا کہ جو صاحب چاہیں۔ اسے بطور ضمیمہ خریدیں اور جو نہ چاہیں نہ خریدیں ریویو کی اصل قیمت وہی ہوگی۔ جو اب تک رہی ہے یعنی صرف عہ؍ سالانہ اور صرف ضمیمہ کے خریداروں کو ۱۲؍ سالانہ زائد دینے پڑیں گے یہ اتنی تھوڑی قیمت ہے کہ اس میں انجمن کا کوئی فائدہ مدنظر نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ قرآن شریف کا علم حاصل کرنا ہر ایک سچے احمدی کا کام ہے۔ کیونکہ اصل غرض بعثت امام علیہ السلام کی قرآن کی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں زندہ کرنے کی ہے اس لئے انجمن نے پسند کیا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ رعایت کے ساتھ ایک مکمل تفسیر قرآن کریم کی سب احباب کے ہاتھ تک پہونچائی جاوے۔ ۱۲؍ میں سے ۴؍ سالانہ کا خرچ تو صرف ٹکٹ وغیرہ کا ہی ہو جائے گا اس طرح سے صرف ۸؍ میں ایک دو سو چالیس صفحوں کی گنجان اور خوش خط چھپی ہوئی کتاب سال میں اس ضمیمہ کے خریداروں کو پہونچ جاوے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریدار اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

اس تفسیر میں اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ جو جو اعتراضات قرآن شریف پر کئے گئے ہیں۔ ان کا جواب بھی ساتھ ساتھ دیا جاوے گا۔ اسی لئے کسی قدر لمبی بھی ہو جاوے گی۔

نیا انتظام ماہ مئی سے شروع ہوگا اور اپریل کا رسالہ غالباً اپنے وقت پر ہی روانہ ہوگا۔ لہذا ۱۹۰۷ء کے آخر تک صرف ۸۔ ماہ باقی ہوں گے اور ان ۸ ماہ کے لئے ضمیمہ کا چندہ صرف ۸؍ ہوگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کم از کم ان آٹھ ماہ کے لئے ہماری احباب اس تفسیر کو منگوا کر پڑھیں۔ پھر انشاء اللہ وہ خود اس کی قدر کرنے لگیں گے۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں کیونکہ ضمیمہ صرف اسی قدر چھپوایا جائے گا جس قدر درخواستیں اس کے لئے آئیں گے۔ تفسیر کے پچھلے حصہ کی بھی چند کاپیاں موجود ہیں۔ اگر احباب خریدنا چاہئیں تو تھوڑی سی درخواستوں کی تعمیل ہو سکیگی۔ اس حصہ کی قیمت جس پر قریباً ساڑھے تین سو صفحے تفسیر کے ہوں گے ۲؍ ہے۔

نوٹ نمبر ۱ ضمیمہ الگ بھی جاری کیا جا سکتا ہے یعنے جو لوگ ریویو آف ریلیجنز نہ خریدتے ہوں ان کے نام بھی ضمیمہ جاری ہو سکتا ہے۔ مگر ایسے اصحاب کے لئے اس کی قیمت ایک روپیہ سالانہ ہوگی۔ کیونکہ اس میں اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ ایسا ہی جو لوگ سال کے بعد اکٹھا خریدینگے ان کو بھی ایک روپیہ قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(نوٹ نمبر ۲) ضمیمہ کی قیمت میں ان رعایتوں میں سے کوئی رعایت نہ ہوگی۔ جو ریویو کی قیمت میں طلباء وغیرہ کے ساتھ کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس قیمت پر بمشکل اصل لاگت ہی واپس آئے گی۔

جملہ درخواستیں بنام نائب ناظم میگزین قادیان اور روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آنا چاہیئے۔

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۶ر اپریل ۱۹۰۷ء

رسید۔ سکرٹری مجلس ناظم کے پاس ایک دس روپے کا نوٹ آیا تھا۔ ساتھ کچھ تفصیل نہ تھی اور بھیجنے والے صاحب نے اپنا نام نہیں لکھا تھا۔ اس واسطے دفتر ہذا میں صرف لنگر اور صرف مساکین میں جمع کر لئے ہیں بھیجنے والے صاحب کو اطلاع ہو۔

محمود احمد۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قائم مقام

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۳۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ "					
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

۱ یہ اجرت پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعائت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے

۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۱۲؍ فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ۸؍ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے

ایک سفید جھوٹ

سفید جھوٹ تو مین نے محاورہ کے لحاظ سے کہدیا ہے ورنہ بقول سیدی محمود نسے سیاہ جھوٹ کہنا چاہئیے۔ ۲۶ مارچ کے سراج مین ایک مضمون مرقومہ جلال الدین وغیرہ گوہلیکے کے نام سے چھپا ہے حالانکہ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی "گوہلیکے" مین نہین یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ ایک ایسے آدمی کے نام سے مضمون چھپوایا جائے جس کا لکھا پڑھا ہونے کی حیثیت سے وجود ہی نہو پھر آگے چلکر اور بھی غضب ڈہایا ہے کہ چند عقائد احمدیون کی طرف منسوب کئے ہین حالانکہ وہ ان مین سے کسی کے بھی قائل نہین اور نہ حضرت مسیح موعود کی کتابون مین ان کا مذکور ہے اگر مخالفین اپنے بیان مین سچے ہین تو انہین چاہئیے کہ حضرت اقدس کی کتابون سے ہمارے یہ عقائد ثابت کرین۔ مین بادشاہانی کے واعظ کو خصوصیت سے مخاطب کرتا ہون کہ یہ مضمون جو غالباً اس نے لکھوایا ہے تو وہ اسے ثابت بھی کرے مگر مین دعوے سے کہتا ہون کہ وہ ہرگز ثابت نہین کر سکیگا اور واقعی وہ اسی طرح نادم ہوگا۔ جیسے وہ ست بچن سے اپنا بتایا ہوا حوالہ دکھلانے مین ناکامیاب ہوا تھا یہ بات لکھنا ایمانداری سے کس قدر بعید ہے۔ کہ مرزا صاحب نے ایک آیت مین والمحدث بڑہایا ہے حالانکہ انہون نے قرآن مجید کی اس آیت کی ایک قرأت بروایت ابن عباس لکھی ہے۔ پس یہ اگر الزام ہے تو ابن عباس پر (نعوذ باللہ) ہو سکتا ہے نہ کہ حضرت مسیح موعود پر۔ اور ازالہ صفحہ ۱۳۷ کا فتوے تو آپ لوگون پر چلتا ہے کیونکہ آپ قرآن مجید سے کئی آیات کو منسوخ الحکم خیال کرتے ہین یہ کس قدر کمزوری ہے کہ اللہ تعالٰے کے احکام کو ایک معمولی آدمی کے احکام کا رتبہ دیا جائے۔ کہ صرف تئیس سال کے عرصہ مین کئی بار بدلانے کی ضرورت پیش آئی پھر ست بچن مین جو یہ فقرہ پیش کیا ہے کہ جو کوئی یہ نہ مانے کو مسیح کی قبر بلاد شام مین ہے۔ وہ سخت بے ایمان ہے۔ ہم کہتے ہین پہلے تم یہ فقرہ ہمین دکھلا تو دو۔ پھر اس کا جواب دینگے۔ کیا تم بھول گئے ہو کہ جب چار آدمی ست بچن دے کر آپ کے پاس بھیجے گئے کہ دکھاؤ کہان لکھا ہوا ہے تو بھری محفل مین ندامت کس کے حصے مین آئی تھی۔ پھر علیحدہ طور پر خود ستائی سے کون روکتا ہے۔ ۲۲ مارچ بروز جمعہ۔ ایک عالم گواہ ہے۔ کہ بار بار حسب درخواست زمیندار ان چیلنج دیا گیا تھا کہ بے شک تم اپنے واعظ کو لے آؤ مگر واعظ صاحب نہ پہونچے اور اور مولانا حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے جو اسی بادشاہانی کے واعظ کا ایک خط پڑھکر سنایا۔ وہ اب تک موجود ہے جس مین باوجود اس بات کے علم کے کہ حافظ صاحب احمدیون سے کس ہین۔ "سلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھا تھا حالانکہ معمولی وعظ مین یہ سلام سے روکا کرتا ہے۔ پھر آپنے یہ بھی بیان کیا تھا کہ میرے پیچھے واعظ صاحب نماز بھی پڑھ آئے تھے پس ایسے آدمیون کو جو کسی کے نام سے مضمون چھپوا دین اور پھر یہ حال ہو۔ ہم کیا مخاطب کرین۔

اکمل آف گوہلیکے ضلع گوجرات

Digitized by Khilafat Library

۴ اپریل کی ہولناک زلزلہ کی یادگار

۴۔اپریل کی صبح کس کو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی

یہ پیشگوئی

جس کتاب مین تھی ہم اس کے لئے ایک خاص رعایت کرتے ہین ایسی رعایت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہایت عمدہ ڈبی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۶۰۰ صفحہ۔ بے جلد اصل قیمت صہ رعایتی عہ مجلد از زیادہ در شمین مجلد ۲ر غیر مجلد ۱ر ۔ ۴ اپریل سے ۲۰ اپریل تک جو درخواستین آئینگی ان کی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو۔ ۲۰ اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملینگی۔ المشتہر۔ ناظم بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

شادی مبارک

برادرم منشی عبداللہ صاحب سنوری کے لڑکے رحمت اللہ کا نکاح منشی ہاشم علی صاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ پانچسو روپیہ مہر کے عوض بعد نماز عصر مسجد مبارک مین ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو ہوا۔ منشی ہاشم علی صاحب نے اپنی طرف سے بذریعہ تحریر حضرت اقدس کو وکیل مقرر کیا تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ مین خوب فرمایا کہ جماعت کے بعض ممبرون کی غلطی کے سبب حضرت نکاحون مین شامل نہیں ہوا کرتے مگر خدا کسی کے اخلاص کو ضائع نہین کرتا۔ میان عبداللہ کے لڑکے کے معاملہ مین حضرت نہ صرف شامل نکاح ہوئے بلکہ اس کے متعلق منشی ہاشم علی صاحب کو خط لکھا تھا اور پھر ان کی طرف سے وکیل بننے کی درخواست بھی منظور فرمائی بعد نکاح خشک چھوہارے تقسیم ہوئے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ از روئے حدیث خرما تقسیم ہونا مسنون ہے جس سے مراد تازہ کھجور ہے نہ کہ خشک شدہ چھوہارے۔

ڈائری

القول الطیب

پیشگوئی ۵۔اپریل ۱۹۰۶ء۔ تازہ الہام حٰم۔ تلک ایت الکتاب المبین راز کھل گیا" کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ تفہیم یہی ہوئی ہے کہ یہ پیشگوئی ہے۔

کتب اولین پہلی کتابون کا ذکر تھا۔ جو منسوخ شدہ ہین اور محرف مبدل ہین۔ فرمایا۔ اب ان کی مثال ایک مسمار شدہ عمارت کی طرح ہے جس طرح کوئی عمارت گر جاتی ہے اور اس کی اینٹین اوپر نیچے کہین کی کہین جا پڑتی ہین۔ پاخانے کی اینٹ باورچی خانے مین اور باورچی خانے کی اینٹ پاخانے مین چلی جاتی ہے وہ مکانات اب اس قابل نہین رہے کہ ان مین رہائش اختیار کی جائے۔ جو ان کو اپنا مسکن بنائے وہ محلات مین رہنے والون کی طرح آرام پا نہین سکتا۔

دیسی بوٹیان سیر مین برلب سڑک خود رو بوٹیون کی طرف اشارہ کر کے اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کو مخاطب کر کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ دیسی بوٹیان بہت کارآمد ہوتی ہین مگر افسوس ہے کہ لوگ ان کی طرف توجہ نہین کرتے۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ بوٹیان بہت مفید ہین گندلون کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہندو فقیر لوگ بعض اسی کو جمع کر رکھتے ہین اور پھر اسی پر گذارا کرتے ہین یہ بہت مقوی ہے اور اس کے کھانے سے بواسیر نہین ہوتی۔ ایسا ہی کنڈیاری کے فائدے بیان کئے جو پاس ہی تھی۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ ہمارے ملک کے لوگ اکثر ان کے فوائد سے بے خبر ہین اور اس طرح توجہ نہین کرتے کہ ان کے ملک مین کیسی عمدہ دوائین موجود رہین جو کہ دیسی ہونے کے سبب ان کے مزاج کے موافق ہین۔

الخطبہ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور وہ دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مددخان ایک نیک نوجوان ہین۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

رسید زر

۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء عہ ۱۲۹۰ میاں فیاض الدین احمد صاحب ہے
۲۰ " " " محمد ظفریار خان صاحب ۱۴۵۱ عا
۲۱ " " " عہ ۱۳۴۵ منشی محی الدین صاحب ہے
۲۱ " " " عہ ۸۰۸ منشی عبد الحکیم خان صاحب ہے
۲۲ " " " عہ ۲۴۰ فضل محمد صاحب ہریان ۶
۲۲ " " " عہ ۱۳۰۳ چودہری غلام حسین صاحب ہے
۲۲ " " " عہ ۱۱۰ بابو کریم بخش صاحب ہے
۲۲ " " " عہ ۱۰۹۵ اسد علی صاحب ہے
۲۳ " " " عہ ۱۳۶۴ محمد امیر صاحب ۸
۲۳ " " " عہ ۱۴۲۱ فضل احمد صاحب عہ
۲۳ " " " عہ ۱۳۴۷ عبد اللہ صاحب ۱۲
۲۳ " " " عہ ۱۳۰۰ محمد شفیع صاحب ۸
۲۳ " " " عہ ۱۳۵۱ محمد عالمگیر خان صاحب ہے
۲۳ " " " عہ ۱۳۴۴ حکیم عبد الرزاق صاحب عہ
۲۳ " " " عہ محمد صدیق صاحب ۸
۲۴ " " " عہ ۱۵۵۹ شیخ مظفر احمد صاحب ہے
۲۴ " " " عہ ۵۹۵ محبوب عالم صاحب ہے
۲۴ " " " عہ ۲۴۷ غلام محی الدین صاحب ہے
۲۵ " " " عہ ۵۰۵ منشی گلاب الدین صاحب ۳
۲۵ " " " عہ ۱۵۲۸ شیخ میران بخش صاحب ہے
۲۵ " " " عہ ۱۰۱ محمد دین صاحب ہے
۲۶ " " " عہ ۳۵۵ سید ناصر شاہ صاحب للعہ
۲۷ " " " عہ ۱۳۴۲ ضیاء الدین صاحب عہ
۲۷ " " " عہ ۱۵۵ الملک حسین خان صاحب ہے
۲۷ " " " عہ ۱۳۴۳ عبد العزیز صاحب ۶
۲۷ " " " عہ ۹۶۴ عبد المجید صاحب ہے
۲۸ " " " عہ ۱۴۵۶ خواجہ محمد رمضان صاحب ہے
۲۸ " " " عہ ۱۳۲۰ بشیر الدین صاحب ہے
۲۸ " " " عہ ۱۲۰۷ سیٹھ موسیٰ صاحب ۲
۳۰ " " " عہ ۱۵۲۵ محمد عبد اللہ صاحب ہے
۳۰ " " " عہ ۱۰۹ خواجہ کمال الدین صاحب ہے
۳۰ " " " عہ ۱۵۵۷ منشی عبد المجید خان صاحب ہے
۳۰ " " " عہ ۱۳۹۷ عطا محمد صاحب ہے
۳۰ " " " عہ ۳۶ مولوی نظام الدین صاحب ہے
۳۰ " " " عہ ۱۵۵۱ نور محمد صاحب ہے

۳۰ مارچ ۱۹۰۷ء عہ ۱۵۶۲ عبد اللہ صاحب ہے
۳۰ " " " عہ ۶۰ وزیر علی خان صاحب ہے
۳۰ " " " عہ ۱۵۶۳ حامد علی صاحب ہے
۳۰ " " " عہ شیر محمد صاحب للعہ
۳۰ " " " عہ ۱۳۴۲ چودہری ضیاء الدین صاحب عہ
یکم اپریل ۱۹۰۷ء عہ ۱۵۶۸ بابو خدا بخش صاحب ہے
" " " عہ ۱۴۶۹ مولوی غلام رسول صاحب ہے
" " " عہ ۱۲ مستری احمد الدین صاحب ہے
" " " عہ ۱۱ نواب خان صاحب ہے
" " " عہ فضل الدین صاحب ہے
" " " عہ ۱۲ حکیم محمد حسین صاحب ہے
" " " عہ ۱۳۳۹ ڈاکٹر کرم بخش صاحب ہے
" " " عہ ۳ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ہے
" " " عہ ۲۷ ماسٹر ضیاء اللہ صاحب ۴

سلسلۂ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

علی محمد صاحب ولد فتح الدین صاحب سیالکوٹ
گلاب الدین صاحب ولد بوٹا صاحب ضلع گورداسپور
طالع بی بی زوجہ گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
عبد الستار صاحب ولد گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
محمد اکرم صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پورہ کشمیر
غلام محی الدین صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پورہ کشمیر
محمد بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب اٹھوال ضلع گورداسپور
حسین بی بی صاحبہ زوجہ محمد بخش صاحب اٹھوال ضلع گورداسپور
اسماعیل صاحب ولد محمد بخش صاحب اٹھوال ضلع گورداسپور
فرزند علی صاحب ولد محمد بخش صاحب موضع اٹھوال ضلع گورداسپور
مہتاب بی بی " " " "
گوہر بی بی زوجہ کریم بخش صاحب " "
چودہری سردار خان صاحب طالب علم ساکن بہاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ
فضل الٰہی والد عبد اللہ صاحب ساکن پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
نور الٰہی صاحب ولد عبد اللہ صاحب پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
غلام محمد صاحب ولد حیات " " "
زینب بی بی ہمشیرہ فضل الٰہی صاحب " " "
اہلیہ نور الٰہی صاحب " " "
اہلیہ فضل الٰہی صاحب " " "
میاں حسین بخش صاحب ساکن چک ۲۷۶ ڈاکخانہ گوجرہ
میاں اللہ دیا صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کریم بخش صاحب ولد کرم بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
کرم بخش صاحب ولد نبیا " "
میاں عبد اللہ خان صاحب سکنہ گھوڑہ
میاں محمد ساکن چک میاں موسےٰ
میاں عبد اللہ صاحب " " "
میاں مراد صاحب " " "
مستری میراں بخش صاحب ساکن سیالکوٹ
مستری فتح محمد صاحب " " "
میاں کریم بخش صاحب گوجرانوالہ
صدر دین صاحب ولد سردار خان صاحب ساکن داتہ زیدکا۔
میاں جیون بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب بھڑی شاہ رحمان صاحب
میاں وارث صاحب ولد پیر بخش صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب
عبد اللہ ولد اللہ دتا صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
محمد بخش ولد حسن علی صاحب بشی زادہ بن موضع بھٹنڈہ تقیم ڈاکخانہ لودہران ضلع ملتان
جہان خان صاحب ولد نور خان صاحب ساکن گہوگہیاٹ ڈاکخانہ و تحصیل چکوال ضلع جہلم
میاں شرف الدین صاحب ولد میاں محمود صاحب ساکن چھیڑ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ
ابراہیم صاحب ولد عطا محمد صاحب ساکن بہیڑسیان ڈاکخانہ راہون تحصیل نوان شہر ضلع جالندھر
مولوی محبوب الٰہی صاحب ولد قاضی غلام حسن صاحب ساکن سندرلل ڈاکخانہ خوشاب ضلع شاہ پور
محمد بخش ولد فقیر بخش صاحب ساکن محلاں والہ۔ ڈاکخانہ سنہرا ضلع امرتسر
سادن ولد کمال ساکن گٹھیالی ڈاکخانہ سدرہ ضلع سیالکوٹ
سید محمد صادق صاحب ولد محمد حسن شاہ صاحب ساکن لدڑاون ڈاکخانہ ہندوارہ علاقہ کشمیر اترمچھی پور
بابو نبی بخش صاحب ولد جیون بخش صاحب اسٹیشن ماسٹر علاقہ سہارنپور
احمد دین ولد محمد جان صاحب ساکن قادیان
میاں قسیم اللہ صاحب ولد حافظ کریم اللہ صاحب ساکن بجنور۔
مرزا اسلام اللہ صاحب ولد مرزا غلام اللہ صاحب۔
میاں محمد حسین صاحب ساکن گنہبا کی ڈاکخانہ فتحگڈھ
کرمداد ولد شیر ساکن کہیوا باجوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ
قائم ولد نتھو کہیوا باجوہ سیالکوٹ
خیر الدین صاحب " " "
فضل شاہ ولد پیر شاہ صاحب ساکن ککر بامیاں ڈاکخانہ ستراہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شائد ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے ۔ احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے ۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہر صرف آپ کی خاطر قیمت مین تخفیف ہے ۔	غیر مجلد [illegible] ؛ مجلد ۷ (رعایتی قیمت [illegible])
درثمین " " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین درج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمین ہون وہ بھی اس کے شامل ہو سکین گی ۔ اس کے دو سو صفحے ہین یہ رعائیت ہمیشہ کے لئے نہین ہے اب موقعہ ہے ۔	عہ بلا جلد ؛ عہ مجلد
الوصیتہ " " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائیتین دی ہین ۔	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس مین دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ مین دیا ہے	۲ر
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے ۔	۸ر
نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب	دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸ر
جام شہادت ۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جان سوز مرثیہ	ر
نظم مستورات	پنجابی نظم	ر

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق ۶ر

شرح تہذیب الکلام ۶ر ۴ر

مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموت و الارض ۵ر

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین ۔ امید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبة

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست رسید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمادین گے وہ خوش ہون گے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہو گا خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہین ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارون کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہو گا ۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام ۔ تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ مینجر

اطلاع ۔ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعائتی قیمت کا وقت ۱۴ر جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا تھا اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوتی تھی اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ تھی لیکن اب ایک خاص رعایت کے واسطے صفحہ ۱ ملاحظہ ہو ۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا ۔